REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۹ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۷ صلح ۱۳۴۰ ہش — ۷ جنوری ۱۹۶۱ء — نمبر ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"طبیعت اِس وقت اچھی ہے"۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

آج رات کے ساڑھے تین بجے کراچی سے عبد القادر صاحب جہتہ نے فون پر اطلاع دی ہے کہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی لاہور سے کراچی جاتے ہوئے خانیوال میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت بھائی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم ترین صحابیوں میں سے تھے اور ان کو یہ غیر معمولی امتیاز بھی حاصل تھا کہ جبکہ ابھی حضرت بھائی صاحب بالکل نوجوان بلکہ گویا بچہ ہی تھے۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیک وقت ہندو مذہب ترک کرکے اسلام قبول کرنے اور احمدیت کی نعمت حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور پھر ایک بہت لمبا عرصہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا موقعہ میسر آیا۔ چنانچہ جب ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لاہور میں وصال ہؤا تو اس وقت بھی حضرت بھائی صاحب حضور کے ساتھ تھے۔ اور بالآخر ملکی تقسیم کے بعد حضرت بھائی صاحب کو قادیان میں درویشی زندگی کی نعمت نصیب ہوئی۔ آجکل چند دن کے لئے پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے اور ربوہ کے قیام کے بعد اپنے بچوں کو ملنے کیلئے کراچی جارہے تھے کہ راستے میں ہی خدا کو پیارے ہو گئے۔ وفات کے وقت عمر غالباً پچاسی چھیاسی سال تھی۔ نہایت مخلص اور محبت کرنے والے فدائی بزرگ تھے۔ بیعت غالباً ۱۸۹۵ء کی تھی۔ جنازہ لاہور کے راستہ ربوہ لایا جارہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت بھائی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ درویشی کے زمانہ میں ان کی اہلیہ صاحبہ نے اپنی ضعیفی کے باوجود حضرت بھائی صاحب کی بڑی خدمت سرانجام دی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور احمدیت کے نوخیز جوانوں کو صحابہ کرام کا بابرکت ورثہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اب تو یہ مبارک گروہ بہت ہی کم رہ گیا ہے وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

(نوٹ) بعد میں حضرت بھائی صاحب کے چھوٹے لڑکے جہتہ عبد السلام صاحب کا فون آیا ہے کہ ہم کوشش کررہے ہیں کہ بھائی جی کے جنازے کو قادیان لے جانے کی اجازت مل جائے۔ اگر یہ اجازت مل گئی تو بہت اچھا ہوگا۔ کیونکہ حضرت بھائی صاحب مرحوم کی شدید خواہش تھی کہ وہ قادیان میں دفن ہوں اور اسی وجہ سے وہ ہمیشہ پاکستان آتے ہوئے گھبراتے تھے کہ کہیں میری وفات قادیان سے باہر نہ ہوجائے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۱/۶۱

درخواستِ دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ پاکستان تا حال صاحب فراش ہیں گو اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

جلال بایار فسادات کرانے کے الزام سے بری کردیئے گئے

یاسیدہ (ترکیہ) ۶ جنوری۔ ترکیہ کی عدالت عالیہ نے سابق صدر جلال بایار کو ستمبر ۱۹۵۵ء میں یونان کے خلاف فسادات کرانے کے الزام سے بری کردیا ہے۔ جلال بایار کے خلاف یہی سب سے بڑا الزام تھا۔ عدالت نے نائب وزیر اعظم فراد کیپر لو کو بھی اس الزام سے بری کردیا ہے اور انہیں رہا کردیا گیا ہے۔ عدالت نے سابق وزیر اعظم عدنان میندریز اور سابق وزیر خارجہ زورلو کو مجرم قرار دیا ہے۔ عدالت نے تین سابق سرکاری افسروں کو اس الزام سے بری قرار دیتے ہوئے ان کی رہائی کا حکم صادر کیا ہے

بھارت کے لئے مزید امریکی امداد

نئی دہلی ۶ جنوری۔ امریکی حکومت بھارت کے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کی سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے پانچ کروڑ ڈالر کی بھاری مشینیں فراہم کرے گا۔ اس سلسلہ میں آج واشنگٹن میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔

پاکستان کو روس کی غیر مشروط امداد

ماسکو ۶ جنوری۔ ریڈیو تاشقند کے نشریہ کے مطابق روس کے وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے پاکستانی وزیر مسٹر بھٹو سے ملاقات کے دوران پاکستان کو مختلف ترقیاتی سرگرمیوں میں غیر مشروط امداد۔

نئے سکوں کے نئے نام رکھے جائیں گے

راولپنڈی ۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اعشاری نظام زر کے تحت روپے کے مختلف مالیتوں کے سکوں کے نام رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں پچاس پیسہ، پچیس پیسہ، دس پیسہ کے نئے سکوں کے نئے نام دینے سے روزمرہ کے لین دین میں آسانی ہوگی۔ اس طرح لوگ پیسے گننے کی بجائے زیادہ مالیت کے سکوں کے حساب سے گنتی کرسکیں گے۔ بعض دوسرے ممالک مثلاً امریکہ میں اسی طرح ہوتا ہے۔

وقفِ جدید سالِ چہارم کا آغاز

سالِ چہارم کے آغاز کے ساتھ مخلصین کے وعدے پہونچ رہے ہیں۔ آپ بھی اپنا وعدہ جلد بھجوائیں۔ اس جہاد میں اپنے بیوی بچوں کو بھی شامل کریں اور اضافہ کے ساتھ وعدے بھجوائیں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپواکر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۷ جنوری ۶۱ء

اسلامی قانون کے نفاذ کی عملی صورت

قسط نمبر ۳

الغرض مودودی صاحب نے جو حل تجویز کیا ہے نہایت خطرناک ہے یہ نہ صرف اسلامی سیاست کے جگر میں سرطان کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ حقیقت میں نعوذ باللہ اسلام ہی کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

قدرتاً اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کا کوئی حل ہے۔ کیا اسلام اس کا کوئی ایسا حل پیش کرتا ہے جو ان خطرات سے بالا ہو۔ اگرچہ قرآن کریم اور حدیث میں یہ اصول نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے لیکن ہمارے سیاسی اہل علم حضرات نے اس کو ہمیشہ نظر انداز کیا ہے اور اس کی جگہ اپنی اپنی تعبیرات کا ایک ایسا پیچیدہ اور الجھا ہؤا جال مسلط کر دیا ہے کہ صداقت کو معلوم کرنا نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے مودودی صاحب کی ذہنیت کے لوگ اللہ اور رسول کے پیش کردہ اصول کو نہ سمجھتے ہیں اور نہ شاید سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وہ درخشاں اصول کیا ہے قرآن کریم میں اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر
وانا له لحافظون۔

یعنی یہ ذکر ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ حدیث میں اس اصول کو اس طرح واضح کیا گیا ہے۔

ان الله يبعث لهذا
الامة على راس كل
مائة سنة من يجدد لها
دينها۔

یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کیا کرے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ مسلمہ طور پر اسلامی سیاست بھی دین اسلام ہی کا حصہ ہے اس لئے جو تعبیر اللہ تعالیٰ کا مبعوث کردہ مجدد پیش کرتا ہے وہی صحیح تعبیر ہوتی ہے اگر مسلمان اقوام اللہ تعالیٰ کے اس پروگرام کو تسلیم کرتیں اور مجدد وقت کی تعبیرات پر عامل ہوتیں تو آج مسلمانوں میں اتنے فرقے نہ ہوتے اور نہ ایک ایک آیہ کریمہ اور ایک ایک حدیث کی اتنی تعبیریں ہوتیں کہ جن کے انبار میں سے صداقت کو الگ کرنا آج نہایت دشوار نظر آتا ہے۔

خیر گذشت آنچہ گذشت۔ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی اسلام کی کوئی شکل نظر آتی ہے تو انہی مجددین اور ان کے پیروؤں کی وجہ سے نظر آتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر اس چمن کو کانٹوں اور خس و خاشاک سے پاک رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرتا رہا ہے۔ اگرچہ سیاسی قسم کے درباری علماء ہمیشہ ایسے بندگان حق کے مخالف رہے ہیں اور ان کے لئے باعث اذیت بنتے رہے ہیں اور انہیں درباروں سے سزائیں دلواتے رہے ہیں مگر اس کے باوجود حق ہمیشہ اپنی چمکار دکھاتا رہا ہے صدیوں تک جب حکام اور بادشاہ دنیاوی شان و شوکت کے پھندوں میں گرفتار اپنی نفسانی خواہشات اور ہوا و ہوس کی پرورش کرتے رہے ہیں۔ یہی خدائی سلسلہ نہایت خاموشی سے تمام مخالفتوں کے علی الرغم اپنا کام کرتا چلا آیا ہے۔

آخرکار اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق اس عظیم مجدد وقت کو مبعوث فرمایا ہے جس کو امتی ہونے کے لحاظ سے الامام المہدی اور جری اللہ فی حلل الانبیاء ہونے کے لحاظ سے ابن مریم کہا گیا ہے جس نے آ کر صدیوں کے ڈالے ہوئے مغالطوں کو دور کرنا اور اسلام کا سادہ اور صحیح چہرہ دنیا کے سامنے دکھانا تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے "حکم اور عدل" بنا کر نازل فرمایا ہے۔

اسلامی قانون الٰہی قانون ہے۔ اس کی حقیقی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پروگرام مندرجہ بالا کے مطابق اس کا مقرر کردہ مجدد وقت کرتا ہے۔ جو حدود اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں ان کی وضاحت اب ہی مرد خدا الٰہی رہنمائی سے کر سکتا ہے اس لئے قانون کی جو مختلف تعبیرات ہوتی رہی ہیں وہ سوا ایسے بندگان حق کی تعبیرات کے انسانی عقل کی دخل اندازی سے ہوتی رہی ہیں اسلئے ان میں اختلاف پایا جاتا ہے ورنہ الٰہی قانون کی تعبیر ایک ہی ہے اور اس میں حقیقی اختلاف کبھی نہیں ہو سکتا مختلف اوقات میں عقل انسانی اور دوسرے اثرات کے ماتحت جو مختلف تعبیریں ہوتی رہی ہیں ان سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بندگان حق ان اختلافات سے بالا ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں صحیح تعبیر پیش کرتے چلے آئے ہیں لیکن دنیادار اہل علم حضرات جو درباروں سے منسلک رہے ہیں بندگان حق کی سعی کو ناکام بنانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں اور آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ حقیقت کو پہچاننا مشکل ہو گیا ہے اور مجبوراً ہمارے اہل علم حضرات جیسا کہ مودودی صاحب ہیں دنیاوی قوانین کے اصول اختیار کرنے پر آمادہ ہیں اور الٰہی پروگرام کو نظر انداز کر کے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور اسلام میں معاشرتی اور سیاسی سطح پر فرقہ بندی کو ایک لازمی چیز سمجھ کر دانستہ یا نادانستہ اسلام میں تفرقہ کے استحکام کو تقویت دینے میں کوئی قباحت نہیں محسوس کرتے۔ اور یہاں تک جانے کو تیار ہیں کہ اکثریت کی تعبیر کے مطابق قانون ملکی نافذ کرنے سے آسانی ہو جاتی ہے حالانکہ وہ تعبیر اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحیح نہ بھی ہو۔ اس بات سے بے پرواہ ہیں کہ الٰہی قانون کی غلط تعبیر کو نافذ کرنے سے اسلام کو کس قدر عظیم نقصان پہنچ سکتا ہے۔ الٰہی قانون کے متعلق ایسا مشکوک طریق کار اختیار کرنا صحیح معنوں میں الٰہی قانون کا نفاذ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ وہ انسانی قانون بن جاتا ہے جس سے بچنے کے لئے یہ لوگ الٰہی قانون کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

الٰہی قانون کے نفاذ کا صحیح طریق کار وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود مقرر کیا ہے جس کا وہ خود محافظ ہے۔ اور جس کے لئے حدیث مجددین کے مطابق مجددین مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی کر دینا ضروری ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ مجدد وقت سیاسی ہیڈ بھی ہو۔ مگر یہ ضروری ہے کہ مجدد وقت کی تصریحات کو صحیح تعبیر تسلیم کیا جائے۔ اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ مسلمانوں نے آج تک اختلافات کی صورت میں جو نقصان اٹھایا ہے وہ اس الٰہی پروگرام کی خلاف ورزی کی وجہ سے اٹھایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے کہ مختلف تعبیرات کی وجہ سے ایک بابل کا مینار بن گیا ہے جہاں ہر ایک اپنی اپنی بولی بولتا ہے اور ایک دوسرے کی نہ کوئی سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں اب کیا ہونا چاہیئے اس وقت دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جو خالصةً مسلمانوں کے ملک کہلاتے ہیں مگر ان میں سے ایسا ملک کوئی نہیں ہے جہاں اسلامی قانون نافذ ہو۔ صرف سعودی عرب ہی ایسا ملک ہے جہاں سمجھا جاتا ہے کہ وہاں اسلامی قانون رائج ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں بھی خالص اسلامی قانون رائج نہیں ہے بلکہ جو کچھ اسلامی قانون سمجھا جاتا ہے وہ ایک خاص فرقہ کی خاص تعبیر ہے۔ اور حکومت کا ہیڈ ایک موروثی بادشاہ ہے باقی اسلامی کہلانے والے ممالک میں۔ اکثر مغربی طرز کی حکومتیں قائم ہیں ان ممالک میں بعض سیاسی پارٹیاں اسلامی قانون کے نفاذ کی خواہشمند ہیں۔ مگر ان کے غیر امن پسندانہ نظریات اور کارروائیوں کی وجہ سے حکومتوں نے ان کو دبا دیا ہؤا ہے اگرچہ وہ چور دروازوں سے سر نکالنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ خیر یہاں ان کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔

سوال یہ ہے کہ ایسے ممالک میں جیسا کہ مثلاً پاکستان ہے اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ یکدم تمام اسلامی دنیا الٰہی پروگرام پر متحد نہیں کی جا سکتی الاماشاء اللہ البتہ صرف ایک صورت باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان ممالک کے دستور اسلام کے وسیع ترین اصولوں پر بنائے جائیں اور اسلام کے ایسے قوانین جو متفق علیہ ہوں بتدریج قانون ملکی میں شامل کئے جائیں۔ اسلامی قانون کے بنیادی اصول ایسے ہیں جو جمہوری سے بھی بڑھ کر جمہوری ہیں۔ مثلاً لا اکراہ فی الدین کا اصول ہے پھر ہر شخص کا وہی دین تسلیم کیا جائے جس کو وہ اپنا دین بتلائے۔ مثلاً جو شخص کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اللہ، اسکے رسول اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں اس کے ساتھ سیاسی سطح پر وہی سلوک کیا جائے جو اسلام میں

(باقی صث پر)

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

اسلام کی ترقی اور اشاعت میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لو اور اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کیلئے وقف کرو

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا ہے وہ ایک لمبی اور مستقل جدوجہد کے بغیر سرانجام نہیں دیا جاسکتا

ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور دنیا میں نیکی اور تقویٰ کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کرے

فرمودہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چونکہ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر کے لئے خود تشریف نہیں لاسکے تھے۔ اس لئے حضور کی یہ تقریر حضور کی ہدایت کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنائی جسے تمام مجمع نے بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا۔ حضور کی یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے

کہ اس نے ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کو پھر اس مقدس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمایا تھا۔ سب سے پہلا جلسہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوا۔ اس میں صرف ۷۵ آدمی شریک ہوئے تھے اور آخری جلسہ جو ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہوا۔ اس میں سات سو افراد شریک ہوئے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد

ستر اسی ہزار تک پہونچ چکی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ تعداد انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی اور قیامت تک اسلام اور احمدیت کا جھنڈا ہماری جماعت کے افراد کے ذریعہ دنیا کے تمام ملکوں میں بلند ہوتا رہے گا۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے سپرد ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ ہم نے

ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت

کرنی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پھیلانی ہے۔ اور ہم نے ساری دنیا میں اور ہمیشہ کے لئے نیکی اور تقوےٰ کی روح کو قائم کرنا ہے۔ اور یہ کام بغیر ایک لمبی اور مستقل جدوجہد کے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ پس ضروری ہے کہ ہمارا ہر فرد اپنی ان ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے اس پر عائد ہیں۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرے اور اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں صرف کرے۔ تا کہ جب وہ خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہو۔ تو اس کا سر اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کی بناء پر ندامت اور شرمندگی سے نیچا نہ ہو۔ بلکہ وہ فخر کے ساتھ کہہ سکے۔ کہ میں نے اپنے اس فرض کو ادا کر دیا ہے جو مجھ پر اپنے رب کی طرف سے عائد کیا گیا تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام اپنے فرائض کو ادا کرنے کا اپنے اندر اس قدر احساس رکھتے تھے کہ ایک دفعہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے

شام کی طرف اپنا لشکر روانہ فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ میں زید بن حارثہؓ کو اس لشکر کا کمانڈر مقرر کرتا ہوں۔ لیکن اگر زیدؓ اس جنگ میں شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب کمانڈر ہوں گے۔ اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ کمانڈر ہونگے۔ اور اگر عبد اللہ بن رواحہؓ بھی شہید ہو جائیں تو پھر مسلمان خود کسی کو منتخب کرکے اپنا افسر بنالیں۔ جب آپ یہ ہدایات دے رہے تھے تو اس وقت ایک یہودی بھی پاس بیٹھا آپ کی باتیں سن رہا تھا۔ آپ جب اپنی بات ختم کر چکے تو وہ یہودی وہاں سے اٹھا اور سیدھا حضرت زیدؓ کے پاس پہنچا۔ اور ان سے کہنے لگا کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچے نبی ہیں تو تم اس جنگ سے کبھی زندہ واپس نہیں آؤ گے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر زیدؓ جنگ میں مارے جائیں تو جعفرؓ کو کمانڈر بنالینا اور اگر جعفرؓ بھی مارے جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ کو کمانڈر بنالینا اور اگر عبد اللہؓ بن رواحہ بھی مارے جائیں تو پھر کسی اور کو اپنا افسر بنالینا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تم تینوں مارے جاؤ گے۔ حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ ہم مارے جائیں یا زندہ رہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہر حال سچے نبی ہیں۔

آخر واقعہ بھی اسی طرح ہوا

کہ جب لڑائی ہوئی تو یہ تینوں صحابہؓ یکے بعد دیگرے شہید ہوگئے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب وہ کمانڈر مقرر ہوئے تو انہوں نے اسلامی جھنڈا اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اس وقت میدان جنگ کی یہ حالت تھی کہ دشمن کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی۔ اور مسلمان صرف تین ہزار تھے۔ جب عبد اللہ بن رواحہ دشمن کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے تو لڑتے لڑتے ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ اس پر انہوں نے جھٹ اپنے دوسرے ہاتھ میں جھنڈے کو تھام لیا۔ اور جب انکا دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا تو انہوں نے جھنڈے کو اپنی رانوں میں دبا لیا۔ اس کے بعد کفار نے انکی ایک ٹانگ بھی کاٹ دی۔ اس وقت چونکہ وہ مجبور تھے اور جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جہاں جھنڈے کو وہ سنبھال کر رکھ سکتے۔ اس لئے انہوں نے زور سے آواز دی کہ اب میں جھنڈے کو نہیں سنبھال سکتا۔ اس لئے دیکھنا

اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے پائے

یہ سن کر حضرت خالد بن ولید آگے بڑھے اور انہوں نے جھنڈا اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ یہ لشکر ابھی مدینہ نہیں پہنچا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ ان تمام واقعات کی خبر دیدی اور آپ نے صحابہؓ کو بتایا کہ جب اسلامی لشکر کفار کے مقابلہ میں کھڑا ہوا اور زیدؓ لڑتے لڑتے شہید ہوگئے تو زیدؓ کی جگہ جعفرؓ کو کمانڈر مقرر کیا گیا۔ اور جب جعفرؓ شہید ہوگئے تو عبداللہؓ بن رواح کو کمانڈر مقرر کیا گیا۔ اور جب عبداللہؓ بن رواح بھی شہید ہوگئے تو اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا کہ اب وہ جھنڈا سیف من سیوف اللہ یعنی حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھ میں آگیا ہے اور وہ اسلامی لشکر کو حفاظت کے ساتھ واپس لا رہے ہیں اب دیکھو

حضرت عبداللہؓ بن رواح کی قربانی کس قدر عظیم الشان تھی

عام طور پہ کسی شخص کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے یا اس کی ایک انگلی پہ بھی زخم آجائے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے۔ مگر ان کا پہلے ایک بازو کٹ گیا تو انہوں نے اپنے دوسرے بازو میں جھنڈے کو پکڑ لیا اور جب دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو اسے رانوں میں تھام لیا۔ اور جب ایک ٹانگ بھی کٹ گئی تو اس وقت دنہوں نے آواز دی کہ دیکھنا اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے پائے۔ اس فدائیت اور جاں نثاری کی کیا وجہ تھی؟ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے دلوں میں یہ یقین رکھتے تھے کہ

خدا نے ہمیں ایک عظیم الشان کام کیلئے پیدا کیا ہے

اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے لئے اپنی موت تک جدوجہد کرتے چلے جائیں۔ جب یہ یقین اور ایمان کسی جماعت کے اندر پیدا ہو جائے تو وہ خدا تعالےٰ کے لئے ہر قسم کی مشکلات کو دیوانہ وار برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی غیرت بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ تو خدا تعالےٰ کے لئے اپنی جانیں قربان کریں اور خدا تعالےٰ ان کی تائید نہ کرے۔ کونٹ ٹالسٹائی جو روس کا مشہور مصنف گزرا ہے اس کے ایک دادا کے متعلق ذکر آتا ہے کہ وہ

شہنشاہ روس کی ڈیوڑھی کا دربان تھا

ایک روز بادشاہ نے ملکی حالات پر غور کرنے کے لئے قلعہ کے دروازہ پر ٹالسٹائی کو کھڑا کیا اور کہا کہ آج خواہ کوئی شخص آئے اس کو اندر نہ آنے دیا جائے۔ کیونکہ آج میں ملک کے لئے ایک بہت بڑی سکیم سوچ رہا ہوں ٹالسٹائی پہرے پر کھڑا ہو گیا۔ اور بادشاہ ایک بالا خانہ پر بیٹھ کر سکیم سوچنے لگ گیا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ بادشاہ کو شور کی آواز سنائی دی اور وہ ادھر متوجہ ہو گیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ شاہی خاندان کا ایک شہزادہ کسی کام کے لئے بادشاہ سے ملنے گیا مگر دربان نے اسے اندر جانے سے روک دیا اور کہا کہ بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ آج کوئی شخص اندر نہ آئے۔ دربان کا یہ کہنا تھا کہ شہزادہ طیش میں آگیا اور اس نے خیال کیا کہ ایک معمولی نوکر کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اتنی گستاخی کرے اور مجھے اندر جانے سے روکے۔ اس نے کوڑا اٹھایا اور دربان کو مارنا شروع کر دیا۔ دربان بیچارہ سر جھکا کر مار کھاتا رہا۔ جب شہزادے نے سمجھا کہ اب اسے کافی سزا مل چکی ہے تو اس نے پھر اندر جانا چاہا۔ مگر دربان پھر سامنے آگیا اور کہنے لگا میں آپ کو اندر نہیں جانے دوں گا۔ شہزادے کو خیال آیا کہ شاید دربان مجھے پہچان نہیں سکا۔ اس لئے اس نے دربان سے کہا۔ تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ دربان نے کہا ہاں میں جانتا ہوں آپ شاہی خاندان کے فلاں شہزادہ ہیں۔ یہ سن کر شہزادے کو اور غصہ آیا کہ باوجود جاننے کے کہ میں شہزادہ ہوں پھر بھی یہ مجھے روکنے کی جرأت کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے پھر اسے مارنا شروع کیا۔ بادشاہ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ آخر بادشاہ نے زور سے آواز دی کہ

ٹالسٹائی ادھر آؤ!

یہ سن کر ٹالسٹائی بادشاہ کے پاس پہنچا اور اس کے پیچھے پیچھے شہزادہ بھی غصے سے بھرا ہوا بادشاہ کے پاس پہنچ گیا اور جاتے ہی کہا۔ اس نالائق نے آج مجھے اندر آنے سے روکا ہے۔ بادشاہ نے ٹالسٹائی سے پوچھا کیا تم نے شہزادے کو اندر آنے سے روکا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں حضور میں نے روکا تھا۔ بادشاہ نے کہا کیا تم جانتے تھے کہ یہ شہزادہ ہے؟ ٹالسٹائی نے کہا ہاں حضور مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ شہزادہ ہیں۔ بادشاہ نے کہا پھر تم نے اسے کیوں روکا۔ ٹالسٹائی نے کہا چونکہ حضور کا حکم تھا اس لئے میں نے انہیں اندر داخل نہیں ہونے دیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے شہزادے سے پوچھا کہ کیا تم کو اس دربان نے بتایا تھا کہ یہ بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی شخص اندر نہ آئے۔ شہزادے نے کہا ہاں حضور بتایا تھا۔ یہ سن کر بادشاہ غصہ میں آگیا اور اس نے کہا ٹالسٹائی یہ لو کوڑا اور اس شہزادے کو اتنے ہی کوڑے مارو جتنے اس نے تم کو مارے تھے۔ شہزادے نے کہا اے بادشاہ روس کے قانون کے مطابق یہ مجھے نہیں مار سکتا کیونکہ میں فوجی افسر ہوں اور کوئی غیر فوجی فوجی کو نہیں مار سکتا۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائی میں تم کو بھی فوجی افسر بناتا ہوں۔ تم کوڑا لو اور اس کو سزا دو۔ شہزادے نے کہا روس کے قانون کے مطابق یہ اب بھی مجھے نہیں مار سکتا۔ کیونکہ میں جرنیل ہوں اور یہ جرنیل نہیں۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائی میں تم کو بھی جرنیل بناتا ہوں۔ شہزادے نے کہا بادشاہ قانون روس کے مطابق یہ اب بھی مجھے نہیں مار سکتا۔ کیونکہ میں شاہی خاندان کا شہزادہ ہوں۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائی میں تم کو بھی کونٹ بناتا ہوں تم اس کو سزا دو۔ چنانچہ اسی وقت ٹالسٹائی سے کونٹ ٹالسٹائی بن گیا۔ اور بادشاہ نے اس کے ہاتھوں سے شہزادہ کو سزا دلوائی اب دیکھو بادشاہ نے ٹالسٹائی کو ایک حکم دیا اور جب ٹالسٹائی نے اس کی بجا آوری کے لئے مار کھائی۔ تو بادشاہ کی غیرت جوش میں آگئی اور اس نے نہ صرف ٹالسٹائی کا بدلہ لیا بلکہ اسے ایک عام آدمی سے کونٹ بنا دیا۔ اسی طرح

جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے قربانیاں کرتے ہیں

اور اس کے احکام کی بجا آوری کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق بھی اپنی غیرت کا اظہار کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے غریبو! کمزورو! اور مفلسو! تم نے چونکہ میری خاطر ماریں کھائی تھیں۔ اور میری خاطر صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ اس لئے اب میں بھی تمہیں دنیا پر غلبہ دوں گا۔ اور تمہیں ان انعامات سے حصہ دوں گا۔ جو تمہارے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اپنے اندر ایمان اور اخلاص پیدا کیا جائے۔ جب کسی جماعت کے قلوب میں حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو دنیا کی کوئی مخالفت ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی۔ وہ بے شک دنیوی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ مگر انہیں آسمان سے ایک بہت بڑی طاقت عطا کی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ انہیں ان کے روحانی مقاصد میں کامیاب کر دیتا ہے۔ ہماری جماعت کے افراد کو بھی یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ خواہ ہم پر کتنی بڑی مشکلات آئیں۔ اور خواہ ہمیں مالی اور جانی لحاظ سے کتنی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں پھر بھی جو کام ہمارے آسمانی آقا نے ہمارے سپرد کیا ہے ہم اس کی بجا آوری میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کریں گے اور خدائی امانت میں کوئی خیانت نہیں کریں گے ہمارے سپرد اللہ تعالےٰ نے یہ کام کیا ہے کہ ہم اس کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کریں اور یہ اتنا بڑا اعزاز ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس سے عاجزانہ طور پر عرض کریں کہ اے ہمارے آقا دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ موجود تھے۔ بڑے بڑے سیاستدان موجود تھے۔ بڑے بڑے مدبر موجود تھے بڑے بڑے نواب اور رؤساء موجود تھے۔ بڑے بڑے فلاسفر اور بڑے بڑے حکماء اور علماء موجود تھے۔ مگر تو نے ان سب کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم غریبوں اور بے کسوں کو چنا اور اپنی بیش بہا امانت ہمارے سپرد کر دی۔ اے ہمارے آقا ہم تیرے اس احسان کو کبھی بھلا نہیں سکتے اور تیری اس امانت میں کبھی خیانت نہیں کر سکتے۔ ہم تیری بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے شہروں اور ویرانوں میں پھریں گے ہم تیرے نام کو بلند کرنے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں جائیں گے اور ہر دکھ اور مصیبت کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر ہم یہ عزم کریں اور دیوانہ وار قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور اسلام اور احمدیت کو دنیا میں غالب کر دے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ ہم سخت کمزور اور ناطاقت ہیں۔ مگر ہمارے خدا میں بہت بڑی طاقت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ جب اس کے بندے اس کی راہ میں خوشی سے موت قبول کر لیتے ہیں تو خدا تعالےٰ انہیں

دائمی حیات

عطا کر دیتا ہے۔ اور لوگوں کے قلوب ان کی قربانیوں کو دیکھ کر صاف ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کا خون جماعت کی روئیدگی کے لئے کھاد کا کام دیتا ہے جس سے وہ بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر بچے۔ ہر نوجوان۔ ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالےٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی امانت نہیں ہو سکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ بعض لوگ بھیڑوں بکریوں کے گلے کی حفاظت کرتے ہوئے مارے

جاتے ہیں۔ بعض لوگ گورنمنٹ کے خزانہ کا پہرہ دیتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ فوجوں میں بھرتی ہو کر اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ لیکن جو چیز اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ . . . . بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہو سکتی ہے پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض کے لئے

زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمت دین کیلئے وقف کرو

تا کہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔ اس عظیم الشان مقصد کی سرانجام دہی کے لئے ہیں نے بیرونی ممالک کے لئے تحریک جدید اور اندرون ملک کیلئے صدر انجمن احمدیہ اور وقف جدید کے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ دوستوں کو ان اداروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور نوجوانوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے آنے کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں سادھو اور بھکاری تک بھی اپنے ساتھی تلاش کر لیتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر تم اس عظیم الشان کام کے لئے دوسروں کو تحریک کرو تو تمہارا کوئی اثر نہ ہو۔ اس وقت اسلام کی کشتی بھنور میں ہے۔ اور اُس کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اگر ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھانے کی کوشش کریں تو ہزاروں نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آ سکتے ہیں۔ ہمیں اس وقت

ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے

ہمیں گریجوایٹوں کی بھی ضرورت ہے اور کم تعلیم والوں کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم ہر طبقہ تک اسلام کی آواز پہنچا سکیں اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھ لو گے۔ تو یقیناً اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ نکال کرے جاؤ گے اور اللہ تعالےٰ تمہیں ابدی حیات عطا فرمائے گا۔ تمہارے بعد بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے علماء پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے صوفیاء پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے بادشاہ آئیں گے۔ مگر یاد رکھو خدا تعالےٰ نے جو شرف تمہیں عطا فرمایا ہے۔ بعد میں آنیوالوں کو وہ میسّر نہیں آ سکتا جیسے عالم اسلام میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں مگر جو مرتبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کو بھی ملا۔ وہ ان بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوا۔ ان بادشاہوں اور نوجوانوں کو بیشک دنیوی دولت ملی۔ مگر اصل چیز تو صحابہؓ ہی کے حصہ میں آئی۔ باقی لوگوں کو تو صرف چھلکا ہی ملا۔ یہ تقسیم بالکل ویسی ہی تھی جیسے

غزوہ حنین کے بعد

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں میں اموال غنیمت تقسیم کئے۔ تو ایک انصاری نوجوان نے بیوقوفی سے یہ فقرہ کہہ دیا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال مکہ والوں کو دیدیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے تمام انصار کو جمع کیا اور فرمایا۔ اے انصار مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تم میں سے ایک نوجوان نے یہ کہا ہے کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال غنیمت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو دیدیا ہے انصار نہایت مخلص اور فدائی انسان تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر ان کی چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم ایسا نہیں کہتے ہم میں سے ایک بیوقوف نوجوان نے غلطی سے یہ بات کہدی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصار اگر تم چاہتے۔ تو تم یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے فتح و کامرانی بخشی اور اسے عزت کے ساتھ اپنے وطن میں واپس لایا۔ مگر جب جنگ ختم ہو گئی اور مکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آ گیا۔ تو مکہ والے تو بکریوں اور بھیڑوں کے گلّے ہانک کر اپنے گھروں میں لے گئے اور انصار خدا کے رسول کو اپنے گھر میں لے آئے۔

اسی طرح بیشک صحابہؓ کے بعد آنیوالوں کو بڑی بڑی دولتیں ملیں حکومتوں پر انہیں قبضہ ملا۔ مگر جو روحانی دولت صحابہؓ کے حصہ میں آئی وہ بعد میں آنیوالوں کو نہیں ملی۔ پس خدمت دین کے اس اہم موقعہ کو جو تمہیں صدیوں کے بعد نصیب ہوا ہے۔ ضائع مت کرو اور

اپنے گھروں کو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے بھر لو

میں نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں جب کام شروع کیا تھا۔ تو میرے ساتھ صرف چند ہی نوجوان رہ گئے تھے اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو قابل اور ہوشیار سمجھتے تھے۔ سب لاہور چلے گئے تھے اور ہمارے متعلق خیال کرتے تھے۔ کہ یہ کم علم اور ناتجربہ کار لوگ ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کی قدرت دیکھو۔ کہ وہی لوگ جن کو وہ ناتجربہ کار سمجھتے تھے اللہ تعالےٰ نے انہی سے ایسا کام لیا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے اس وقت میری عمر چھبیس سال تھی میاں بشیر احمد صاحب کی عمر اکیس ساڑھے اکیس سال تھی۔ اسی طرح ہمارے سارے آدمی بیس اور تیس سال کے درمیان تھے۔ مگر ہم سب نے کوشش کی۔ اور محنت سے کام کیا تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم نے جماعت کے کام کو سنبھال لیا۔ اسی طرح اب بھی

نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ سلسلہ کی خدمت کا تہیا کریں اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کریں اگر کسی نے صرف بی اے یا ایم اے کر لیا اور دینی تعلیم سے کورا رہا۔ تو ہمیں اس کی دنیوی تعلیم کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ غیر مبائعین کے الگ ہونے کے بعد میرے ساتھ جتنے نوجوان رہ گئے تھے وہ کالجوں میں بھی پڑھتے تھے مگر وقت نکال کر دینی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے خانصاحب چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور صوفی غلام محمد صاحب اپنے پرائیویٹ اوقات میں دینی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے ایم اے اور بی اے بھی کر لیا اور دینی تعلیم بھی مکمل کر لی میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی ہم پوری طرح اس طرف توجہ دیں تو چند سال کے بعد ہی ہمیں ایسے مخلص نوجوان ملنے شروع ہو جائینگے جو انجمن اور تحریک کے کاموں کو سنبھال سکیں گے پس سلسلہ کی ضروریات اور

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو

اور اپنے حوصلوں کو بلند کرو اگر انسان کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی اپنے حوصلہ کو گرا دے اور سمجھے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا تو یہ اسکی غلطی ہوتی ہے۔ بیشک ایک انسان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ دنیا کو ہلا سکے لیکن وہ ہلانے کا ارادہ تو کر سکتا ہے۔ اگر تم اپنے حوصلوں کو بلند کرو گے اور سستی اور غفلت کو چھوڑ کر اپنے اندر چستی پیدا کرو گے تو تھوڑے عرصہ میں ہی تم میں سے کئی نوجوان ایسے نکلیں گے جو پہلوں کی جگہ لے سکیں گے۔ میں نے تحریک جدید میں نوجوانوں کو لگا کر دیکھا ہے وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہے ہیں بلکہ شروع میں میں جن کے متعلق سمجھتا تھا۔ کہ ممکن ہے وہ اس کام کے اہل ثابت نہ ہو سکیں انہوں نے بھی جب محنت کی تو اپنے کام کو سنبھال لیا اور اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے اندر عزم تھا اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر ممکن کوشش کے ساتھ دین کی خدمت کریں گے۔ آئندہ بھی ہماری جماعت کے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں اب سلسلہ کی ضروریات کیلئے

بہت سے نئے آدمیوں کی ضرورت ہے

اور یہ ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت ہمیں ایسے نوجوان درکار ہیں جن کو ہم انگلستان۔ امریکہ اور دوسرے یورپین ممالک میں بھیج سکیں اسی طرح افریقہ وغیرہ کے لئے ہمیں سینکڑوں آدمیوں کی ضرورت ہے اس کے بعد ان کی جگہ نئے آدمی بھیجنے اور انہیں واپس بلانے کے لئے ہمیں اور آدمیوں کی ضرورت ہوگی اور یہ سلسلہ اسی طرح ترقی کرتا چلا جائیگا۔ پس نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ خدمت دین کے لئے آگے آئیں اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں بھی وقف کی تحریک کو مضبوط کریں۔ ہمارے کاموں نے بہرحال بڑھنا ہے لیکن انہیں تکمیل تک اسی صورت میں پہنچایا جا سکتا ہے جب زیادہ سے زیادہ نوجوان خدمت دین کیلئے آگے آئیں۔

ان نصائح کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور وہ بوجھ جسے ہمارے کمزور اور ناتواں کندھے نہیں اٹھا سکتے اسے خود اٹھائے اور ہمیں اپنی موت تک اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ ہم کمزور اور بے بس ہیں لیکن ہمارا خدا بڑا طاقتور ہے اس کے صرف کُن کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ زمین و آسمان میں تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اسلئے آؤ ہم اللہ تعالےٰ سے ہی دعا کریں کہ وہ ہم پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ ہمیں اپنی رضا اور محبت کی راہوں پر چلائے اور ہمارے مردوں اور عورتوں اور بچوں کو اس امر کی توفیق بخشے کہ وہ دین کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں سے کام لیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں منافقت سے بچائے اُن کے ایمانوں کو مضبوط کرے ان کے دلوں میں اپنا سچا عشق پیدا کرے اور انہیں دین کی م بے لوث خدمت کی اس رنگ میں توفیق بخشے جس رنگ میں صحابہؓ کرام کو ملی۔ اور اللہ تعالیٰ اُنکی آئندہ نسلوں کو بھی دین کا سچا خادم اور اسلام کا بہادر سپاہی بنائے اور انہیں ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چندہ وقف جدید سال چہارم میں نقد ادائیگی کرنیوالے احباب

چوتھی فہرست

نام وعدہ کنندگان	نقد ادائیگی
بیگم صاحبہ مرزا بشیر احمد صاحب	۱۲ — ۰
مرزا انصیر احمد صاحب ابن " "	۶ — ۰
امۃ الحبیب صاحبہ دفتر "	۶ — ۰
چوہدری فتح محمد صاحب اسسٹنٹ:	
انسپکٹر ربوہ	۳ — ۲۵
چوہدری عطاء اللہ صاحب	
بشیر آباد اسٹیٹ	۷ — ۰
چوہدری عبد اللہ خانصاحب	
بشیر آباد اسٹیٹ	۶ — ۰
" محمد ابراہیم صاحب "	۷ — ۵۰
" عبد الحکیم صاحب "	۷ — ۵۰
" محمد انور صاحب "	۷ — ۰
" بہاول حق صاحب "	۶ — ۵۰
" علم دین صاحب "	۷ — ۰
" احمد الدین صاحب "	۶ — ۵۰
" عبد الخالق صاحب "	۶ — ۵۰
" عبد الحق صاحب "	۷ — ۰
" غلام احمد صاحب ملتانی "	۷ — ۰
ملک عبد الرحمٰن صاحب "	۷ — ۰
چوہدری ارشید احمد صاحب "	۷ — ۰
" برکت علی صاحب "	۷ — ۰

نام وعدہ کنندگان	نقد ادائیگی
چوہدری چراغ دین صاحب	
بشیر آباد اسٹیٹ	۶ — ۲۵
" محمد اشرف صاحب "	۶ — ۲۵
" محمد طفیل صاحب "	۶ — ۲۵
تاجہ ماچھی صاحب "	۶ — ۱۲
سربلند صاحب ملتانی "	۷ — ۰
بشیر احمد صاحب "	۷ — ۰
محمد خانصاحب گوجر "	۷ — ۰
اللہ دتا صاحب گوجر "	۷ — ۰
نذیر احمد صاحب ارائیں "	۷ — ۰
غلام رسول صاحب ملتانی	۷ — ۰
اہلیہ صاحبہ " " "	۷ — ۰
محمد عاشق صاحب ملتانی "	۷ — ۰
اہلیہ صاحبہ "	۷ — ۰
مستری محمد اسماعیل صاحب "	۷ — ۰
جمال دین صاحب ارائیں "	۷ — ۵۰
محمد خانصاحب۔ جٹ "	۷ — ۰
محمد اسحٰق صاحب حجام "	۷ — ۲۵

(ناظم مال وقف جدید)

وقف جدید سال چہارم کے وعدہ جات کی پہلی فہرست

وقف جدید کے سال چہارم کے وعدہ جات کی پہلی فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو اپنے وعدہ جات پورا کرنیکی توفیق بخشے اور ان کی اس قربانی کے عوض زیادہ سے زیادہ ثواب عطا کرے۔ آمین۔

احباب سے التماس ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو سکے موعودہ چندہ مرکز میں بھجوادیں فجزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزا۔ (ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۱۲۱/-
(۲) چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ۶۰/-
(۳) ایم اشتیاق بیگ صاحب حافظ آباد ۶۰/-
(۴) عبد العزیز صاحب صادق مربی سلسلہ چونڈہ ۶/۱۲
(۵) ہدایت اللہ صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور ۷/۲۵
(۶) اہلیہ صاحبہ " " ۷/۲۵
(۷) راجہ شاہ سوار صاحب چک ۲۰ ڈیری فارم ضلع گجرات ۶/۰
(۸) اہلیہ صاحبہ " " ۲/۰
(۹) محمد یوسف صاحب ولد دلاور خانصاحب " ۱/۰
(۱۰) قریشی افضال احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ۳/-
(۱۱) جماعت چک ۸ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور ۱۰۰/-
(۱۲) جماعت چک ۳۲ احمد پور شرقیہ بہاولپور ۳۳/-
(۱۳) جماعت چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور ۲۲/-
(۱۴) ڈاکٹر احمد علی صاحب لاہور دہلی دروازہ ۶/۷۵
(۱۵) غلام مصطفےٰ صاحب معلم وقف جدید کرونڈی ۱۵/۵۰
(۱۶) سمائلہ ضلع گجرات ۷۸/-
(۱۷) چک ۵/۳ ضلع جھنگ ۱۲/۰
(۱۸) جماعت پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۸/۵۰
(۱۹) چوہدری عبد العزیز صاحب دھاندرہ ضلع لائلپور ۱۳/-
(۲۰) جماعت ڈیرہ غازیخاں ۱۲۶/۵۰
(۲۱) ملک عطا محمد صاحب جالکے چیچہ۔ سیالکوٹ ۷/۰
(۲۲) جماعت پنڈی چری ۲۵/۵۰
(۲۳) ابرار حسین صاحب۔ اچس فیکٹری شاہدرہ ۷/۰
(۲۴) ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب سسیل ضلع جھنگ ۹/-
(۲۵) جماعت گجرانوالہ ۱۵۰/۷۵
(۲۶) میرزا عبد الرشید صاحب دار الیمن ربوہ ۶/۱۸
(۲۷) مہد شاہ صاحب معلم وقف جدید ننگہ ہل ۶/۱۸
(۲۸) گیانی عباد اللہ صاحب منیجر اخبار الفضل ۶/۱۸

زکوٰۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۳۹ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے۔ اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضرورت کے لئے عارضی طور پر جمع کرتے ہو۔ جس پر ایک سال گذر جاتا ہے۔ تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا۔ تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالےٰ کے احکام کا تابع نہیں۔"

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پانچ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک منصور احمد۔ منٹگمری)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے ملک صاحب موصوف نے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بیٹی عزیزہ صادقہ بیگم بخاری مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو دس بجے شب مختصر سی علالت کے بعد میری عدم موجودگی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزہ مرحومہ بہت نیک، بااخلاق اور سلسلہ کے لئے ایک قلبی لگاؤ اور غیرت رکھنے والی لڑکی تھی۔ نمازوں کی بہت پابند تھی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتی تھی۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنی غفران کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین۔

(سید محمد ہاشم بخاری شاہجہانپوری از جہلم)

درخواست دعا

میری پھوپھی اکبری بی بی صاحبہ تلونڈی ضلع گجرانوالہ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ریاض احمد آف قاضی پہاڑنگ۔ ربوہ)

امریکہ نے کیوبا سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے

کیوبا سے امریکی باشندوں کو واپس آجانے کا مشورہ

واشنگٹن ۵ جنوری۔ امریکہ نے کل رات کیوبا سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اس موقع پر صدر آئزن ہاور نے کہا "امریکہ کی خودداری آخر ایک حد تک ہی کیوبا کی زیادتیاں برداشت کر سکتی ہے"۔ ادھر امریکی دفتر خارجہ نے کیوبا میں رہنے والے ساڑھے تین ہزار امریکنوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ واپس آجائیں۔

سفارتی تعلقات کے انقطاع کا اعلان کل رات صدر آئزن ہاور کے پریس سیکرٹری مسٹر جیمز ہیگرٹی نے کیا۔ صدر آئزن ہاور نے اس موقعہ پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ کیوبا نے امریکی سفارت خانہ میں صرف گیارہ ارکان رکھنے کی جو پابندی عائد کی ہے اس کا مقصد محض یہ ہے کہ کیوبا سے تمام سفارتی تعلقات کا قیام ناممکن ہو جائے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہماری ہمدردیاں کیوبا کے عوام کے ساتھ ہیں۔ جو ایک آمر کے پاؤں تلے کچلے جا رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں امریکی حکومت نے کیوبا کو جو مراسلہ بھیجا ہے اس میں کیوبا کی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ امریکہ میں اپنے سفارت خانہ اور قونصل خانہ سے اپنا عملہ واپس بلا لے۔ مراسلہ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کیوبا کی خواہش کے مطابق اپنے گیارہ سفارتی ارکان کے سوا سارا عملہ اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اندر واپس بلا لے گا۔ اور باقی عملہ جس قدر جلد ممکن ہوا واپس بلا لیا جائے گا۔ انقطاع تعلقات کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی امریکی دفتر خارجہ نے کیوبا کا ایک مراسلہ بھی شائع کیا ہے جس میں امریکہ سے کہا گیا تھا کہ وہ کیوبا میں اپنے صرف گیارہ سفارتی ارکان رہنے دے اور باقی سارا عملہ واپس بلا لے۔

انڈونیشی وزیر دفاع کا عزم کراچی

کراچی ۵ جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر دفاع جنرل ناسوشن دس جنوری کو پاکستان میں پانچ روز قیام کے لئے یہاں پہنچ رہے ہیں وہ گیارہ جنوری کو وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملیں گے ۱۲ جنوری کو راولپنڈی پہنچ کر وہ کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ اور دوسرے وزراء سے ملاقات کریں گے۔ ۱۵ جنوری کو وہ انڈونیشیا واپس روانہ ہو جائیں گے

صدر ۱۲ جنوری کو یوگوسلاویہ روانہ ہوں گے

راولپنڈی ۵ جنوری۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۷ جنوری کو کراچی سے راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ یہاں کابینہ کے اجلاس کی صدارت کے بعد وہ اسی دن کراچی واپس چلے جائیں گے وہ ۱۲ جنوری کو یوگوسلاویہ اور مغربی جرمنی کے دس روزہ دورے پر روانہ ہوں گے

وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب صدر کے ساتھ جائیں گے وہ مغربی جرمنی اور یوگوسلاویہ سے قرضوں کی بات چیت کریں گے۔

مغربی جرمنی سے مزید امداد ملنے کا امکان

راولپنڈی ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جب مغربی جرمنی کے سرکاری دورے پر جائیں گے تو مغربی جرمنی کی حکومت پاکستان کے لئے مزید امداد کا اعلان کرے گی۔ دریں اثنا مغربی جرمنی میں صدر ایوب کے شاندار خیر مقدم کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ آپ ۱۶ جنوری کو بون پہنچیں گے۔ صدر ایوب مغربی جرمنی کے صدر اور چانسلر کے علاوہ مغربی جرمنی کے بڑے بڑے کارخانہ داروں سے بھی بات چیت کریں گے۔

پاکستان کیلئے ریڈیو ٹرانسمیٹر

لنڈن ۵ جنوری۔ پاکستان کے محکمہ ڈاک و تار کو برطانوی حکومت کی جانب سے "مارکونی" کے بنے ہوئے طاقتور ریڈیو ٹرانسمیٹر فراہم کئے جائیں گے۔ ان ٹرانسمیٹروں کے نصب ہو جانے سے سینٹو ممالک کے درمیان مواصلات کے وسائل میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ گذشتہ سال ایران اور ترکیہ کو سینٹو معاہدہ کی امداد کے تحت اسی قسم کے ٹرانسمیٹر فراہم کئے گئے تھے۔

خیبر کی پہاڑیوں پر برف باری

پشاور ۵ جنوری۔ درہ خیبر کی حسین پہاڑیوں پر کل موسم کی پہلی برف باری کے بعد نکھرے ہوئے موسم میں برف بڑی حسین معلوم ہو رہی تھی۔ پشاور میں مقیم کئی غیر ملکی ... اس علاقے کا دورہ کرنے والے سکاؤٹوں نے برف باری کا نظارہ کیا۔

دریں اثنا حکومت مغربی پاکستان نے پہاڑی علاقوں کے سکولوں میں موسم سرما کی تعطیلات میں مزید سترہ روز کی توسیع کر دی گئی ہے

روس سے فولاد کے ڈھیلوں کے درآمدی لائسنس

کراچی ۵ جنوری۔ روس سے فولاد کے ڈھیلے درآمد کرنے کے لئے جو لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔ ان کی میعاد ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔

ترکیہ کی کابینہ نے قومی اتحاد کمیٹی کو اپنا استعفا پیش کر دیا

قومی دستور ساز اسمبلی کل سے کام شروع کر دے گی

انقرہ ۵ جنوری۔ جنرل جمال گرسل کی زیر قیادت ترکیہ کی جو کابینہ کام کر رہی تھی۔ کل اس نے برسر اقتدار قومی اتحاد کمیٹی کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ اب تک جنرل گرسل سربراہ مملکت اور وزیر اعظم دونوں حیثیتوں سے کام کرتے تھے۔ سربراہ مملکت کی حیثیت سے وہ کام جاری رکھیں گے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کابینہ کا استعفیٰ کسی حد تک ٹیکنیکل نوعیت رکھتا ہے۔ قومی دستور ساز اسمبلی چھ جنوری سے کام شروع کرنے والی ہے۔ اس وقت تک کابینہ کو محض نگران وزارت کی حیثیت سے کام کرنا تھا۔

ایجنسی فرانس پریس نے بتایا ہے کہ کابینہ کے استعفے کے یہ دو وجوہ ہو سکتے ہیں (۱) جنرل جمال گرسل کی مسلسل علالت اور (۲) ملک میں عام سیاسی حالات بحال کرنے کی خواہش ترکیہ میں اب جو دستور ساز اسمبلی قائم ہوئی ہے۔ اس میں سابق صدر عصمت انونو کی ری پبلکن پارٹی کو بھاری اکثریت حاصل ہے۔ لیکن خیال ہے کہ یہ دستور ساز اسمبلی برسر اقتدار حکومت کے ماتحت کام کرنا منظور نہیں کرے گی۔ موجودہ حکومت کے ارکان نہ تو کسی جماعت سے متعلق ہیں اور نہ ہی پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ جنرل گرسل کی بیماری کے پیش نظر اسباب کو یقینی خیال کیا جاتا تھا کہ ترکیہ میں کوئی نیا وزیر اعظم عہدہ سنبھالے گا اس عہدہ کے لئے ۲۹ سالہ پروفیسر تورلان کو موزوں ترین شخصیت خیال کیا جاتا ہے ان کا شمار عصمت انونو کے نائبین میں ہوتا ہے اور جس قانون کے تحت قومی دستور ساز اسمبلی قائم ہوئی ہے اسے پروفیسر تورلان نے ہی مرتب کیا تھا۔ خیال ہے پروفیسر تورلان ری پبلکن پارٹی کے نوجوان ارکان میں سے اپنی کابینہ منتخب کریں گے۔

الفضل میں اشتہاد دینا کلید کامیابی ہے

ایٹمی ری ایکٹروں کے آزمائشی مرکز میں دھماکہ

اڈھاو فالز (امریکہ) ۵ جنوری۔ کل یہاں ایٹمی ری ایکٹروں کے آزمائشی مرکز میں ایک زبردست دھماکے سے تین افراد ہلاک ہو گئے یہ مرکز امریکہ کے ایٹمی توانائی کے کمیشن کے کنٹرول میں ہے اس ری ایکٹر کے قریبی علاقہ میں تابکاری بہت بڑھ گئی ہے کمیشن کے ایک اعلان کے مطابق شہر سے پانچ کلومیٹر دور عظیم آزمائشی مرکز محفوظ ہے۔ کمیشن نے بتایا ہے کہ دھماکہ سے سات گھنٹے بعد دو لاشیں ابھی ایٹمی ری ایکٹر کی عمارت میں ہی پڑی تھیں لیکن ایک لاش نکال لی گئی ہے۔ لاش نکالنے سے پہلے آزمائشی مرکز کے گرد "حفاظتی حلقہ" قائم کر لیا گیا تھا۔

اڈھاو فالز کے شہر کی آبادی ۳۴ ہزار نفوس پر مشتمل ہے

★ میمن سنگھ ۵ جنوری وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمان نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ ملک کو ٹھوس بنیادوں پر کھڑا کرنے کی غرض سے ملکی ترقی میں مل جلکر کام کرتے ہوئے آگے بڑھیں کیونکہ حکومت عوام کے تعاون کے بغیر ملکی تعمیر کیلئے اکیلی کچھ نہیں کر سکتی۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعا سے اب خاکسار کا ہاتھ ٹھیک جڑ گیا ہے۔ مگر سردی سے تکلیف ہو جاتی ہے نیز پوری طرح کام بھی نہیں کر رہا۔ اس لئے احباب سے درخواست دعا ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار قریشی محمد اخلاق فوٹو سروس راولپنڈی

نوٹ:۔ مکرم قریشی صاحب موصوف نے مبلغ ۵/- بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (الفضل)

محترم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب رضی اللہ عنہ مربی سلسلہ احمدیہ کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے کو کندھا دیا

ربوہ ۵ رجنوری آج پونے بارہ بجے دوپہر احمدیت کے ممتاز خادم محترم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کی نعش مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔

جیسا کہ کل یہ خبر شائع ہو چکی ہے محترم مولوی صاحب مرحوم چند دنوں کی مختصر علالت کے بعد ۴ رجنوری کو پونے چار بجے شام رحلت فرما گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آج سوا دس بجے صبح آپ کا جنازہ گھر سے اٹھا کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مکان کے سامنے والے میدان میں لے جایا گیا جہاں پر گیارہ بجے حضرت میاں صاحب مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ نماز جنازہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد افراد کے علاوہ بزرگان سلسلہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد جنازہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں لے جایا گیا جہاں پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قطعہ میں اسے سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم مولوی صاحب مرحوم و مغفور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز عالم اور ان قدیم مبلغین میں سے تھے جنہیں ایک لمبے عرصہ تک دین کی خاص خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

احمدی جماعتوں کی تعلیم و تربیت میں حصہ لینے کے بھی آپ کو خاص مواقع ملے۔ قرآن مجید کے ساتھ آپ کو گہرا لگاؤ اور شغف تھا اور درس قرآن پاک آپ کی روح کی غذا تھی۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آپ کے پسماندگان کو جن میں چھوٹے اور کم عمر بچے بھی شامل ہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کا خود کفیل ہو اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت:- خاکسار کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ امۃ القدیر ساجدہ یکم جنوری سنہ ۱۹۶۱ء کو عین جوانی کی عمر میں اچانک وفات پا گئی ہیں وہ جلسہ پر آئی تھیں اور تینوں دن باقاعدہ اجلاسوں میں جاتی رہیں۔ واپسی پر اپنے سسرال کے گھر میں ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس کے چند گھنٹے بعد خود ہی دنیا سے چل بسیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کی نعماء سے نوازے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے مرحومہ مغفورہ چونکہ موصیہ تھیں اسلئے انہیں مراد وال ضلع گجرات میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

(مرحومہ کا غمزدہ بھائی فضل الٰہی انوری (سابق مبلغ مغربی افریقہ) دارالبرکات ربوہ)

لیڈر بقیہ صـ ۲

ایک مسلمان کے ساتھ روا ہے۔ اگر ان اصولوں کو اسلامی اصول جان کر دستور میں شامل کیا جائے تو یہ اسلامی دستور ہوگا۔ یہ ہم نے صرف نمونۃً مثال دی ہے ورنہ اسلامی قانون کے بہت سے اصول ہیں جو متفق علیہ ہیں جن کو بغیر کسی فرقہ کے عقیدہ کو مجروح کئے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ ہر ایک قانون کے متعلق یہ نہ دیکھا جائے کہ اکثریت اس کی کیا تعبیر کرتی ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جائے کہ حقیقی تعبیر کیا ہے۔ اس طرح ایک نیا فکر نشوونما پا سکتا ہے۔ جو آخر کار الٰہی پروگرام کے طریق کار پر جا کر منتج ہو سکتا ہے مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ہے اسلئے مہینوں نہیں بلکہ برسوں غور و فکر کی ضرورت ہے۔

نہرو کی حکومت نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو رہا کر دیا

پنجابی صوبہ کے ایجی ٹیشن کے ڈکٹیٹر سنت فتح سنگھ کو ملاقات کی دعوت

نئی دہلی ۶ رجنوری۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو کل دھرم سالہ جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کو گذشتہ مئی میں پنجابی صوبہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔

دریں اثنا وزیر اعظم پنڈت نہرو نے امرتسر میں پنجابی صوبہ ایجی ٹیشن کے ڈکٹیٹر سنت فتح سنگھ سے کہا ہے کہ آپ مرن برت ختم کر دیں اور جب آپ کی صحت بحال ہو جائے تو آپ مجھ سے ملاقات کریں۔

یاد رہے کہ چند دن پیشتر پنڈت نہرو نے سنت فتح سنگھ سے مرن برت ترک کرنے کی اپیل کی تھی۔ جواب میں سنت فتح سنگھ نے بھارتی وزیر اعظم کو ایک خط لکھا تھا جس میں انہوں نے پنجابی صوبہ کے تمام پہلوؤں کے بارے میں پنڈت نہرو کے ساتھ بات چیت پر آمادگی ظاہر کی تھی۔

ولادت

میری ہمشیرہ صدیقہ بیگم اہلیہ قریشی انور سعید صاحب انور سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{12}{60}$-۲۸ کو چھ بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

ملک بشارت احمد ملک جی برادرز۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ بہت دنوں سے ٹائیفائیڈ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگوں و احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(منیر احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴